

سکتا ہے کہ ہم اس واقعہ کو بچائے سال پر سال منانے کے، ہر ہفتہ اسی طرح منائیں، جس طرح خود رسول اللہ ﷺ نے منایا، آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ”میں جہ کے دن اس لیے روزہ رکھتا ہوں کہ وہ میری پیشکش کا دن ہے“ یاد رہے کہ روزہ قرب الہی کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔ الصوم لی وانا اجزی بہ۔ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا جتا ہوں پس ہمارے نبی کا جشنِ ولادت اگر ہمیں قرب الہی عطا کرے تو اس سے بڑی فوز و صلاح اور کیا ہو سکتی ہے؟

بچوں کی تعلیم میں ماں کا کردار

جامعہ اسلامیہ گورنمنٹ وال (لڑت) کراچی میں گزشتہ کئی سالوں سے محفل میلاد النبی کا پروگرام منعقد ہوتا ہے۔ جنسین بالعموم کسی ایک عالم کو تقریر کی خصوصیت دی جاتی ہے۔ جامعہ کے مہتمم مولانا محمد اعظم سیدی جی بھی متحرک، محض اور پرکشش شخصیت کی طرف سے دعوت ہوا اور اہل علم و دانش کی معتد بہ تعداد اساعت کے لیے متحہ تھیں۔ سنہ ۱۴۰۲ھ میں بروز اتوار صبح دس بجے (تقریر کا قرعہ مقابل میرے نام نکلا تھا۔ چنانچہ مجھے ”بچوں کی تعلیم میں ماں کا کردار“ کے موضوع پر کچھ گزارشات پیش کرنے کو کہا گیا۔ میری تقریر کا دورانیہ آدھے گھنٹے پر مشتمل تھا۔ میں نے اپنی تقریر میں کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: السجدة تحت القدم الاممات، یعنی جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ یہ بہت مشہور حدیث ہے۔ مگر اسے صحیح طرح سے سمجھا نہیں گیا۔ بالعموم یہ حدیث بطور ”حق“ کے سمجھی گئی ہے جبکہ یہ اصلاً بطور ”فرض“ کے ہے۔ مطلب یہ کہ آنحضرت ﷺ کے کلام کا غلط و مقصود، ماؤں کو گاہ کرنا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریاں بایں طور ادا کریں کہ انکی اولاد، بہترین تربیت پا کر جنت میں داخل ہونے کے قابل ہو سکے۔ گویا ماں اپنی حسن تربیت سے اپنی اولاد کو جنتی بنائے تو جب ماں اپنے حسن نگہدار کردار سے اپنی اولاد کی تربیت کرے گی تو اعمال اکی اولاد بھی آگے چل کر انکی تلقین کی جو اپنی ماں کے قدموں کو جنت قرار دے گی۔ گویا ماں کے قدم دراصل اولاد کے حسن عمل سے جنت بن جائیں گے۔ اس طرح یہ حدیث بطور فرض کے ساتھ بطور حق کے بھی قابل اہم ہو جاتی ہے۔ اس حدیث کی رو سے ماؤں کو حاجت کرنا ہے کہ وہ اپنی اولاد کے لیے واقعی جنت ہیں (یعنی جنت میں داخلے کا سبب ہیں) یا معنی اولاد کو ماں کی عظمت کا احساس دلایا گیا ہے کہ وہ اپنی ماؤں کو اپنی جنت سمجھیں..... میں نے مٹا لایا سمجھا یا کہ بچہ کی زبان وہی ہوتی ہے، جو ماں بولتی ہے۔ یعنی ہر بچہ سب سے پہلے اپنی ماں کی زبان سیکھتا ہے۔ اس لیے ماؤں کو یہ حقیقت فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ بچہ جن دنوں زبان سیکھ رہا ہوتا ہے تو فقط زبان ہی نہیں بلکہ زبان کے ساتھ غیر شعوری طور پر وہ سب کچھ سیکھ رہا ہوتا ہے، جو اس کا ماحول ہوتا ہے یعنی اپنی ماں کا ماحول۔ بلکہ علمائے نفسیات کی رائے سے تو بچے کا لڑکھ پڑوس ماں کے پیٹ سے ہی شروع ہو چکا ہوتا ہے اس سلسلے میں ماؤں کو جتنی احتیاط کی ضرورت ہے اسے آپ کچھ سمجھ سکتے ہیں۔ یعنی اسکول جانے کی عمر سے پہلے ہی، بچہ وہ سب کچھ سیکھ چکا ہوتا ہے، جو ماں کے ماحول میں ہوتا ہے۔ اس لیے تو ماں کو بچے کی پہلی درس گاہ ہونے کا اعزاز فطری طور پر حاصل ہے۔ اور وہی بچے کی اصل استاد ہے۔

سنت رسول ﷺ کی پیروی ہر دور کے لئے ذریعہ فوز و فلاح

۱۹ اپریل بروز ہفتہ شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ کراچی میں طلبہ و طالبات کے درمیان تقریری مقابلہ ہوا۔ عنوان تھا ”سنت رسول ﷺ کی پیروی ہر دور کے لئے ذریعہ نجات“۔ طلبہ کی حوصلہ افزائی کیلئے شعبہ کے تمام منتظم اساتذہ موجود تھے۔ اور انہوں نے تقریریں بھی کیں، جن میں اختصار کو ملحوظ رکھا گیا۔ مجھے بھی تقریر کے لیے مدعو کیا گیا۔ میں نے اپنی تقریر میں کہا کہ سنت رسول ﷺ کی پیروی ہر دور کے لئے ذریعہ نجات ہے۔ نہایت ہی ٹھیک بلکہ ذریعہ فوز و فلاح بھی ہے۔ کیونکہ فلاح بھتی کے برومند ہونے اور پروان چڑھنے کو کہتے ہیں، اور فوز، کسی کامیابی کے حصول کو۔ جبکہ نجات کے ساتھ کسی مزا، عذاب، بیماری، قرض اور عقد سے وغیرہ کا تصور ناگزیر ہے، اور اس سے بچ جانا نجات کہلاتا ہے۔ اس لیے نجات کوئی آئیڈیل صورتحال نہیں ہے اور ایسے بھی نجات میں PERMANANCY نہیں ہوتی، بلکہ اکثر عارضی پن ہوتا ہے۔ جبکہ فوز و فلاح میں مستقل اقدار کا رفا ہوتی ہیں۔ یہ اقدار ان حکم تو امین پر مشتمل ہوتی ہیں جنہیں روپ عمل لاکر نجات سے بہت ارفع و اعلیٰ چیز میسر آتی ہے۔ اس لیے عنوان یہ ہونا چاہئے تھا کہ سنت رسول ﷺ کی پیروی میں ہر دور کے لئے فوز و فلاح ہے۔ میں نے کہا کہ سنت رسول ﷺ قرآن کی عملی تفسیر ہے۔ یعنی جو کچھ قرآن نے کہا، وہ سب رسول ﷺ نے کر دکھایا۔ اور اب وہی ہمارے لیے نمونہ ہے۔ ہمارے رسول ﷺ قرآنی سیرت کا اعلیٰ ترین معیار ہیں۔ اگر آپ کی پیروی ناممکن عمل ہوتی تو آپ ﷺ نمونہ عمل نہ ہوتے۔ آپ کا نمونہ عمل ہوتا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ جس طرح حضور نے قرآن کے ارفع و اعلیٰ پروگرام کے مطابق ایک عظیم انقلاب برپا کیا۔ آپ کی پیروی کے نتیجے میں یہ ناممکن ہے کہ وہ سیاسی انقلاب ایک بار پھر برپا نہ ہو جائے۔ میں نے یہ بھی کہا کہ میلاد النبی ﷺ یا سیرت النبی ﷺ کے عنوان سے منعقد ہونے والے اجتماعات اسی بخوری فکر کے اجراء و اہتمام پر مشتمل ہونے چاہیں۔ اور وہ شہت گردی کے عالمی ماحول میں ہمیں آپ کی رحمت اللطیفی کے تصور کو واضح کرنا چاہئے۔ نبی زما نہ ہمیں یہ تصور واضح کرنے کی اشد ضرورت ہے کیونکہ آپ کا کلام نہ صرف انسانوں کے لئے بلکہ پوری کائنات کے لیے رحمت ہے۔ رحمت کا لفظ رحم سے بنا ہے۔ اور رحم جنہیں یعنی بچے کی پرورش گاہ کا نام ہے۔ اس لئے آپ کچھ سمجھ سکتے ہیں کہ رسول ﷺ کی ذات اور رسول ﷺ کے کلام میں تمام انسانوں کے لیے حیات فطری و عملی و حیات دینی و عقلی، اور بتدریج نشو و نما کا سامان رحمت کس طرح رکھ دیا گیا ہوگا۔ اسی لئے پروردگار عالم نے آپ ﷺ کو رحمت اللطیفین قرار دیا ہے۔